قیمت سالانہ پیشگی ے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اخبار الحکم

قیمت سالانہ پیشگی ے

نمبر ۲۰-۲۱ | قادیان دارالامن والامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ جولائی ۱۸۹۸ء | جلد ۲

ٹریکٹ سیریہ

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں [illegible] تقطیع کے جو صد اقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے بعض خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بہ تنقیح بابت یا متعلق بہ رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بہ کثرت شائع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہوجائیں۔ اور ہر سو ٹریکٹ ۵ ؍ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہوسکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپکر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہہ انتظام کیا جاوےگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہم اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

روزانہ اخبار دہلی

سالانہ قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ

۲۰×۲۶۔ تقطیع عمدہ سفید کاغذ کے ۸ صفحوں پر تازہ خبروں۔ تار۔ نوٹ۔ آرٹیکل۔ علمی مضامین۔ اور ملکی معاملات سے مملو اردو زبان کے مولد اور ہندوستان کے قدیم دارالسلطنت شہر دہلی سے ہر روز بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ جو خبریں انگریزی روزانہ اخبارات میں آج ہونگی زیادہ سے زیادہ کل اسمیں دیکھہ لیجئے۔ قومی و مذہبی تعصبات سے پاک۔ قیمت اتنی کم کہ اس حیثیت کا کوئی اخبار اسکے برابر سستا نہیں۔

چونکہ اردو سرکل کے مرکز سے نکلتا ہے۔ اس لئے تمام اردو داں پبلک میں قریب قریب ایک ہی وقت میں پہنچ جاتا ہے۔

مابعد کا قاعدہ نہیں } درخواست خریداری بنام
نمونہ کے لئے ایک آنہ } منیجر روزانہ اخبار دہلی

کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورہ تبت موسوم بہ موعظۃ الحسنہ۔ قیمت بلا محصول ۲؍

محمود کی آمین دوسرا ایڈیشن۔ قیمت ؍

کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورہ والعصر۔ از عالی جناب امام الزمان سلمہ الرحمان

رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چوہدری رستم علی کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

منیجر الحکم کی معرفت ہر قسم کے ریشمی ازار بند۔ پیچ بند۔ پراندے۔ ہر قیمت کے مل سکتے ہیں

www.aaiil.org

ولایتی چٹھی

نمبر ۸

اس تدبیر سے اگرچہ اسقدر فائدہ تو ہوا کہ میں سمندر جا پڑنے کے خطرہ سے امن میں ہوگیا مگر آخرکار تمام کپڑوں کے تربتر ہوجانے بعد سردی کے لگنے سے مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی شاید رات کے بارہ یا ایک بجے ہونگے کہ میں اپنے دوسرے گرداب مصیبت میں پڑے ہوئے ہمراہیوں کو چھوڑکر جہاز کے تختہ پر بیٹھکر چلتا چلتا نیچے کی منزل کی سیڑھی کے پاس پہونچا اور تختوں اور سوہی کو پکڑ پکڑ کر بعد مشکل نیچے اوترا - یہاں آکر عجیب کیفیت دیکھی - لوگ اوپر نیچے ایک دوسرے کے گرے ہوئے - کوئی مونہہ کے بل گرا ہوا ہے - کوئی پشت کے بل بے ہوش پڑا ہے کسی کا سر تو کسی کا پیر سیڑھیوں سے اوترکر میں نے کھڑے کھڑے چاروں طرف نظر دوڑائی - کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں میں اپنا سر چھپا سکتا - ادہر تو یہہ تکلیف - اوپر جانے سے جی ہزار کوس گریز کرتا - سخت حیرت میں آخر سیڑہی کے آخری تختہ پر بیٹھ گیا - یہ تختہ اور اسکا دامن کل لوگوں کی قے سے پُر تہا اور اس منزل زیرین میں سخت بدبو لوگوں کی قے اور کثرت سے پھیلی ہوئی تھی مرتا کیا نہ کرتا آخرکار اوسی کوٹ کرتہ پاجامہ سلوکہ میں جیسے خود بخود پانی نچڑ رہا تھا میں زینہ کے تختوں کے سہارے لیٹ گیا - یہہ تمام قلی اگرچہ مجھے عزت کی نظر سے دیکھتے تھے مگر ایسے وقت میں جبکہ کسی کو اپنی ہی خبر نہ تھی کون مجھے پوچھتا - صبح کے ۴ بجے تک میں اسی طرح اونہی بھیگے کپڑوں میں پڑا رہا - ۴ بجے کے بعد جب قدرے افاقہ ہوا تو میں بھی بڑی دیکھہ بھال سے چلتا ہوا آخر اوس شخص کے پاس پہونچا جسے میں نے اپنے کپڑے دوسرے خشک دئے تھے - دیکھہ بھال کر اس لئے چلتا تہا کہ مبادا کسی کے پاؤں یا ہاتھ وغیرہ پر میرا پاؤں آجائے تو وہ عدم واقفیت میں جبکہ آگے ہی اپنی جان سے بیزار ہے مجھے گالی وغیرہ دیدے - وہاں پہونچکر میں نے کپڑے لئے اور یہہ کپڑے گیلے اتار کر خشک پہنے اور پھر ایک دو گھڑی کے لئے لیٹ گیا -

اس تباہی میں ایک عجیب حالت یہہ دیکھی کہ باوجود کپڑوں کے تر ہوجانے کے اور سردی لگنے کے اور متواتر موجوں کے سر پر گذرنے کے نیند کا غلبہ رہا اور یہی جی چاہے کہ جسطرح ہوسکے سوجاؤں مگر جان کی فکر کب آرام کرنے دیتی تھی -

جب فجر کی نماز کا وقت ہوا تو وہ زور شور سمندر کا بالکل بند ہوگیا اور جہاز آہستہ چلنے لگا - دہوپ نکلی کل کپڑے لتے وغیرہ جس حالت میں تھے خشک کرنے کے لئے دھوپ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا - قلی تو مختلف قسم کی باتیں بناتے رہے اور اپنے آنے پر پچھتاتے کہ ہم کیوں آئے اب اسی لحاظ سے آپ کل مسافران جہاز کی تکلیف کا اندازہ کر سکتے ہیں -

اس سفر نے مجھے اس امر کا تجربی سبق دیدیا کہ جہاز میں سوار ہونے سے پیشتر کیا کیا سامان انسان کو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے کر لینے چاہئیں - اور جب بمبئی میں دوسرے جہاز میں ہم سوار ہوئے تو آخرکار اون تجاویز سے ہمنے فائدہ اوٹھایا جو اس مصیبت نے ہمیں تلادی تھیں -

ہمارے معترض آنکھہ کھول کر پڑھیں

ہمارے ناظرین کو یہہ تو خبر ہوگی کہ دس سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ ہندوستان سے ۳۰۰ سپاہی اہل اسلام اپنی محسن گورنمنٹ برطانیہ کے دشمنوں کو پامال کرنے کی خاطر موسل کے اقرار پر آئے تھے - ان ۳۰۰ سپاہیوں کی فوج زیر حکم جناب کپتان ہیرٹ صاحب ہندوستان سے آئی تھی - (دیکھو صفحہ ۱۲ الف)

یہاں ممباسہ اور مشرقی افریقہ کے گرد نواح میں ایک شخص مبارک نامی بگڑا ہوا باغی سردار تھا - یہہ شخص سلطان زنجبار کے مقربوں میں سے تھا مگر جب سلطان نے سلطنت برطانیہ سے کچھ عہد پیمان کرکے جزیرہ ممباسہ جس میں بیٹھے ہم مضمون لکھہ رہے ہیں کچھ عرصہ کے لئے انتظام ملکی وغیرہ کی خاطر صاحبان انگریز کو دیدیا تو یہہ شخص مبارک سلطان کا سخت دشمن ہوگیا -

اور ہر طرح اور طرف سے سلطان انجبار کو تنگ کرنا شروع اور در اصل اس کی عداوت کا باعث تو انگریزوں کے ساتھ سلطان کی صلح کا ہونا تھا اس لئے اس کے ہونے صاحبان انگریز بھلا کسطرح چین سے اس چھوٹے سے جزیرہ میں نڈر بیٹھ سکتے تھے - اسی کی سرکوبی کے لئے یہہ فوج

Indian contingent

Mombasa.

کے نام سے یہاں آئی تھی -

ہمیں آئے ہوئے چند ماہ ہی گذرے تھے کہ مبارک کی آتشزدگی ہم نے آنکھ سے دیکھی - اور اس جزیرہ سے ۱۸۰۰ فٹ کے فاصلہ کے قریب ایک چوکی بنی ہوتی تھی جسے اوس نے آکر آگ لگادی -

باقی آئندہ

اعلام

جولائی ۱۹۰۸ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا موسمی تعطیلات کے باعث بند ہونا ہماری بھی دارالامان سے چند روز غیر حاضری کا باعث ہوگیا اور اسی لئے جولائی کا پہلا نمبر عین وقت پر اور دوسرا نمبر بھی بدیر پر اشاعت پزیر ہو سکا ہے -

(ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل نوٹس

نورافشاں لودہانہ کی بے تکی ہانک

عیسائی اخبار نورافشاں کو دہڑکا پیدا ہوا ہے کہ عالی جناب سلطان القلم سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم عیسائیوں کی قابل ناز **امہات المومنین** کا جواب قلمبند فرماکر عیسائی مذہب کے اسرار کو طشت ازبام کردیں گے۔

اس لئے وہ قبل از مرگ واویلا کا مصداق ہوکر اپنے ۲۲ جولائی کے اشو میں لکھتا ہے "ہم سنتے ہیں کہ مرزا **غلام احمد** قادیانی کتاب **امہات المومنین** کا جواب الزامی لکھ رہے ہیں الزامی بھی کیا مسیحی مذہب کے مخالفین اہل یہود و دیگر ملحدان اہل **فرنگ** کی مخالفانہ جھوٹی باتوں کو جمع کر رہے ہیں"

معلوم نہیں نورافشاں نے یہہ کہاں سے سُن لیا کہ الزامی جواب لکھ رہے ہیں۔ نورافشاں اور کل مذہبی دنیا کو معلوم ہوجائیگا جسوقت جناب سلطان القلم کی کتاب **فریاد درد** جو بطور اشتہار ہے شائع ہوگی کہ مرزا صاحب عیسائیوں کی مقبولہ **امہات المومنین** ہی کی قلعی کھولتے ہیں یا اون کی شصت سالہ کارروائیوں کا بھانڈا برسر بازار پھوڑیں گے۔ یہہ کتاب جو **کسر صلیب** کہلائے گی آجتک کی کل عیسائی کتابوں کا جواب باصواب ہوگی اور اوس میں تحقیقی جواب دئے جاویں گے۔ ہاں الزامی جوابات کی چاشنی بھی عیسائیوں کی ضیافت طبع کے لئے دیجاویگی۔ اوس وقت نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ محققانہ جوابات اور صحیح اور حقیقی محققوں کی تحقیقات یوں ہوا کرتی ہے اور پھر صاحب امہات کی رطب ویابس باتوں کی حقیقت کا پردہ فاش ہوگا۔ نورافشاں کا قبل از مرگ واویلا صرف اسلئے ہے کہ وہ **مرزا صاحب** کے زور قلم اور تبحر علمی سے خوب واقف ہے اور کیوں نہو "**سلطان القلم** مسلّم" ہے اور کلام الامام امام الکلام مقبولہ بات ہے پس وہ عیسائی عمارت کی کمزوری پر نظر کرکے اس سے پیشتر کہ کتاب شائع ہو یہہ خیال پیدا کرنا چاہتا ہے کہ اوس میں صرف ملحدان فرنگ کی تحقیقاتیں ہوں گی۔ مگر ہم پبلک کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ وہ کتاب **فریاد درد** کا صبر سے انتظار کریں جو انگریزی۔ فارسی عربی۔ اردو میں عنقریب شائع ہوگی۔ اسوقت نورافشاں کی اس بے تکی ہانک کی کیفیت کھلے گی۔ کتاب کے شائع ہونے پر ہم مفصل بحث اس مضمون پر کریں گے۔

دوائی طاعون سیدنا مرزا صاحب

کی خیر خواہی انام اور ہمدردی بنی نوع انسان کے متعلق ہم کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں خود جناب ممدوح کی عملی زندگی بتلا رہی ہے کہ وہ شب و روز اسی فکر میں مستغرق ہیں۔ حال میں وباء طاعون کے متعلق جناب ممدوح نے جو خدمات کی ہیں اونکا اعتراف جو ہماری سرکار عالیہ نے فرمایا ہے اوسکے لئے ہم پبلک کی طرف سے عموماً اور جناب مرزا صاحب کے متبعین کی طرف سے جو خصوصاً گورنمنٹ عالیہ کی وفادار جماعت ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم نے پچھلے اشو میں جناب مرزا صاحب کی خدمات متعلقہ طاعون کے ضمن میں اُس دوائی طاعون کا بھی ذکر کیا تھا جو حضور نے اس مرض کے لئے **بالہام** الٰہی طیار فرمائی ہے چنانچہ جو اشتہار جناب ممدوح نے اوس کے متعلق شائع فرمایا ہے اوسے بلاکم وکاست درج ذیل کرتے ہیں۔ وھوھذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرا دما نصیحت بود کردیم

دوائے طاعون

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ ایک دوا علاج طاعون کے لئے بصرف مبلغ دو ہزار پانسو روپیہ طیار ہوئی ہے اور ساتھ اس کے ظاہر بدن پر مالش کرنے کے لئے مرہم عیسیٰ بھی بنائی گئی ہے۔ یعنے وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن چوٹوں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نااہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا یہی مبارک مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپکو شفا بخشی۔ گویا دوبارہ زندگی ہوئی۔ یہ مرہم طاعون کے لئے بھی نہائیت درجہ مفید ہے بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لئے فائدہ مند ہے مناسب ہے کہ جب نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کردیں کہ یہ مادہ سمی کی مدافعت کرتی ہے اور پھنسی یا پھوڑے کو طیار کرکے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اسکی سمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے لیکن کھانے کی دوا جس کا نام ہمنے **تریاق الٰہی** رکھا ہے اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ اوّل بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جائیں اور ڈیڑہ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں۔ اور بچوں کے لئے جنکی عمر دس برس سے کم ہے ایک یا ڈیڑھ رتی تک دیجاسکتی ہے۔ اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھ اسکو کھانا چاہیئے۔ کیمفر کو ۱۵ قطرہ۔ وائنم ایپکاک ۹ قطرہ۔ سپرٹ کلورافارم ۱۵ قطرہ۔ عرق کیوڑہ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنے سرس ۵ تولہ۔ باہم ملاکر اور تین چار تولہ پانی ڈالکر گولی کھانے کے بعد پی لیں۔ اور یہ خوراک اوّل حالت میں ہے ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائنم ایپکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ

کلوروفارم ساتھ ملاکر اور عرق کیوڑہ بیس تولہ اور عرق سرخس پینے سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن بیان کردہ کے اندر اندر حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں تا پورا وزن ہوکر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں میں بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیئے اور اگر تریاق الہی میسر نہ آسکے تو پھر عمدہ جدوار کو سرکہ میں پیسکر بقدر رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لئے گولیاں بنالیں اور اس دوا کے ساتھ صبح شام کھاویں۔ حتی للمقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدرو ں میں گندی نہ ہونے دیں۔ اور مکان کی اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو اور گھر میں اسقدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو۔ جہانتک ممکن ہو گھر میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلاویں اور اسقدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کی موسم سے مشابہ ہو۔ اور گندھک بھی جلاویں اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور درونج عقربی کے ہار پروکر دروازوں پر لٹکاویں۔ اور سب سے ضروری بات یہ کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں دل کو صاف کریں اور نیک اعمال میں مشغول ہوں والسلام

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان

۲۳ جولائی ۱۸۹۸ء

نوٹ۔ اگر یہ دوا یعنے تریاق الہی ذیابیطس کے لئے یا اختناق الرحم کے لئے یا دماغ اور قلب اور اعصاب اور معدہ کی کمزوری کے لئے یا معمولی قویٰ کی کمی کے لئے استعمال کرنی ہو تو جدوار وغیرہ عرقیات کے ملانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اور وزن حسب برداشت بڑھادیں۔

اور یہ دوا حسب الہام الہی طیار ہوئی ہے عام طور پر تقسیم کی گنجائش نہیں الا ماشاء اللہ۔ اور یہ دوا نزلات اور کھانسی اور مقدمہ سل کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اور یاد رہے کہ قبل اسکے کہ یہ روپیہ ہماری تحویل اور امانت میں آئے خود بخود ہمارے سرگرم دوستوں نے حسب تجویز میرے دوائیں خرید لیں اور اخویم مولوی حکیم نوردین صاحب نے دوہزار روپیہ کے یاقوت رمانی دیئے اور ایسا ہی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب اور سردار نواب محمد علی خان صاحب نے نقد مدد دی۔ اور ڈاکٹر بوڑیخاں صاحب اسسٹنٹ سرجن قصور اور منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ اور کئی اور دوست جنکا ذکر موجب تطویل ہے اس کار خیر کی امداد میں شریک ہوئے۔ اور یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ اسوقت جبکہ خدانخواستہ پنجاب میں طاعون کے پھیلنے کا احتمال ہو یہ دوا مفت تقسیم کر دیجائے گی۔ کم سے کم چالیس دن مرض سے پہلے اسکی استعمال چاہیئے۔ منہ

ست دھرم پرچارک اصلاح کرے

(بالمنبری)

ست دھرم پرچارک جو آریہ سماج کی مہاتما پارٹی کا آرگن ہے۔ ۱۲ ساون سمت ۱۹۵۵ مطابق ۲۲ جولائی ۱۸۹۸ء کے انشو میں بصیغہ مراسلت "پنڈت گوپی ناتھ جواب دیں" کے عنوان سے کسی نامہ نگار کی تحریر شائع کرتا ہے جسکے شروع ہی میں نادان نامہ نگار جو قرآن کریم سے ناواقف محض ہے لکھتا ہے کہ "قرآن میں ایک آیت ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ خدائے محمدیان فرماتے ہیں کہ اے محمد اگر نہ پیدا کرتا میں تجھکو تو نہ پیدا کرتا میں زمین اور آسمان کو" اس قسم کی خلاف بیانیوں اور مغالطہ آمیز تحریروں سے ہم نہیں سمجھتے یہ کوتاہ اندیش کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں قرآن کریم میں اس مضمون کی کوئی آیت نہیں ہے۔ یہ ہم نہیں جانتے اس یاوہ گو نے کہاں سے نکال لیا کہ خدائے محمدیان قرآن میں فرماتا ہے۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے سے ایسے لوگوں کو کچھ بھی کراہت نہیں آتی۔ ست دھرم پرچارک ایسے مضامین احتیاط سے چھپا کرے۔ اور اس غلطی کی اصلاح کرے۔

ایک لاجواب جواب

قابل توجہ پبلک اور محمد حسین بٹالوی

{ گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے }

۲۴ جولائی سنہ رواں کو میاں محمد حسین بٹالوی نے چند پراگندہ و دریدہ اوراق جو اپنے بھیجنے والے کی سراسیمگی و پراگندہ دلی اور شکستہ حالی کا اظہار کرتے تھے ایک شخص محمد ولد جوغطہ قوم اعوان ساکن ہموں گکھڑ ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ بحضور جناب امامنا و امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم بصورت رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر پنجم لغایت دوازدہم جلد ہژدہم بابت ۱۸۹۵ء ارسال کئے۔ ہم رسالہ کی قدر و منزلت کا (جو پبلک کر رہی ہے) اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ تین سال بعد ۱۸۹۵ء کا رسالہ اب شائع ہوتا ہے۔ ہم نے بھی بتعجیل ان اوراق پراگندہ کو پڑھا۔ چند ایک حوالجات کے سوا از سرتا پا بازاری آدمیوں کی بیہودہ بولیوں اور چھچھلے پن کی اصطلاحوں کا میگزین نظر آیا۔ بعد اسکے

نام کو پڑھ کر شرم آگئی۔ کہ کیوں کا نام اشاعۃ السنہ رکھدیا ہے؟ کیا مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہیں جو اس خیالی مولوی سے پوچھے کہ وہ سنت نبویہ کو ایسی گندی گالیوں کے ذریعہ کیوں بدنام کرتا ہے؟ ہر نمط بجز یا تو یہہ میگزین بھٹھاریوں اور کسبیوں کی اصطلاحوں کا میگزین تھا اور یا شیخ بٹالوی نے سارا زور جعفر زٹلی کے بھانڈپن میں صرف کیا۔ ہمکو بار بار حیرت ہوتی تھی اور ہر سنجیدہ شخص جو غور سے اس رسالہ کو پڑھیگا حیران ہوگا کہ کیا تین سال کے اندر اس خود پسند ملا کو بجز گالیوں اور اخبارات کی کاسہ لیسی کے اور کچھہ نہ سوجھا۔ بے حیائی کا نقاب پہن کر کرسی والے معاملہ کی اصلیت کو بہتیرا چھپایا مگر دبی زبان سے اقرار ہی کرنا پڑا۔ آخر یہہ ملا بٹالوی کا اعمالنامہ حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچایا گیا۔ حضرت نے ۲۵ جولائی سنہ رواں کی سہ پہر کو لانے والے قاصد کو مندرجہ ذیل قابل قدر بے نظیر جواب جو اونکی شان کے شایاں تھا اوسی رسالہ کے پیشانی پر لکھہ کر واپس کیا جواب مذکور اوسی وقت ایک بڑے مجمع میں جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا اور سب نے آمین کہی وہ جواب ہم جلی حروف میں درج کرتے ہیں اور اپنے **معاصرین** خصوصاً اون ہمعصروں سے جنکو الحکم کا تبادلہ ہے امید کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کو اپنے گرامیقدر صحیفوں میں اسی انداز سے ایکبار شایع کردیں گے۔

محمد حسین بٹالوی کی گالیوں کا احسن جواب

(جو حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے ۲۵ جولائی ۱۸۹۸ء کو نکے مرسولہ رسالہ کی پیشانی پر لکھہ کر لانے والے کو واپس دیا۔)

رب ان کان ھذا الرجل صادقا فی قولہ فاکرمہ وان کان کاذبا فخذہ ۔ آمین

معاصرین سے صرف اسیقدر فقرات کے اندراج کی درخواست ہے جو الٹے کاماز کے اندر ہے۔ (ایڈیٹر)

ذیل میں ہم سراج الاخبار جہلم کے صیغہ مراسلات سے ایک مختصر سی مراسلت درج کرتے ہیں جسمیں کسی نیک نیت اور خیرخواہ اسلام نے گورنمنٹ عالیہ کے اوس جواب پر جو اوسنے امہات المؤمنین کی مسدودی کے میموریل کا دیا ہے شکر گزاری ظاہر کی ہے ہم گورنمنٹ کا شکریہ اس سے پہلے اس جواب کی نسبت شایع کر چکے ہیں۔ لاریب اس جواب نے مسلمانوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے کہ وہ اب جواب دینے کے قابل ہوگئے وہ لاہوری انجمن نے تو مسلمانوں کو قریباً بے دست و پا کرنا چاہا تھا۔ ہم مراسلہ نویس کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ اون کے درد کا داماں ہو رہا ہے اور وہی امام جسنے عدم منسوخیت کتاب کے لئے میموریل لکھا تھا اسکا جواب لکھنے کی طیاری کر رہا ہے اور وہ مراسلت یہہ ہے۔

گورنمنٹ کی شکرگذاری

میں نے کتاب امہات المومنین کی منسوخیت کی نسبت لاہور اور بعض دیگر اسلامی انجمنوں کی ناجائز کارروائی کی نسبت پچھلے دنوں کچھ سراج الاخبار میں چھپوایا تھا۔ سو یہہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ میری اُس تحریر نے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی شکر گزاری کا موقعہ دیا ہے۔ کیونکہ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اُس تحریر سے بہت پہلے دیگر اسلامی انجمنوں کے منسوخیت والے میموریلوں کا مخالف مرزا صاحب قادیانی کا میموریل بھی عدم منسوخیت کتاب مذکور کے بارہ میں بحضور جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب پیش ہو چکا تہا۔ مگر چونکہ اخبار ہذا کے ناظرین صاحبان سے کسی نے میرے خیالات کی مخالف نہ کی اور نہ ہی کوئی معترضین اسلام پاک کے اعتراضوں کے جوابات لکھنے سے معذور و مایوس رہا ہوا تمام کا معی میرے خیالات کی اصلاح اور تردید کو اُٹھا۔ لہذا اسے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اس عاجز کی تحریر عام پسند ہوئی ہوگی۔ اور سب دوستوں نے دعائیں مانگی ہونگی کہ یا الٰہی راقم مضمون کا مدعائے دل پورا ہو۔ پس جائے شکر ہے کہ ہمارے اصحاب کی دُعاؤں نے نیک اثر دکھایا۔

سُنا گیا ہے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے اُن میموریلوں کے جواب میں جو منسوخیت کتاب کی نسبت پیش ہوئے تھے۔ بہت عمدہ اور قابل قدر جواب دیا ہے۔ یعنے

اُن میموریلوں کے نفس مطلب کو نظر انداز کرکے مسلمانوں کو کتاب کا جواب لکھنے میں مختار کر دیا ہے۔ اگر ہماری پاک طینت اور عادل اور بے تعصب گورنمنٹ ایسا نہ کرتی۔ تو کسی طرح اُس صدمہ کی تلافی نہیں ہو سکتی تھی جو امہات کے مصنّف کے ہاتھوں سے مسلمانوں کے دلوں کو پہونچ چکا تھا ہم اپنی نادانی کا کہاں تک اظہار کریں باوجود اس کے کہ ہمیں سرکار نے اپنی عطا کردہ آزادی سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کر دیا تہا۔ پہر بھی بجز مرزا صاحب قادیانی کے ہماری طرف سے منسوخیّت کتاب کی نسبت میموریل پیش ہوئے۔ ہم سب مسلمانوں کو واجب ہے۔ کہ سچے دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں۔ اور اُسکی تا قیامت سلامتی کی دُعائیں مانگیں۔ کیونکہ اُس نے ہم سے بڑہکر ہم پر مہربانی کی ہے۔

اب ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ مسلمان ضرور کتاب مذکور کا مہذبانہ اور شریفانہ طور پر جواب دینے کی تیاری کریں گے۔ پس چاہیئے کہ جو شخص اُنمیں سے اِس کار خیر کی سر انجام دہی کا دم بہرے۔ سب اُسکی حمائت کریں۔ اگر جناب سرورِ کائنات و فخر موجودات (جنپر ہمیں جسم و جان قربان کرنے چاہئیں) کی شانِ پاک سے امہات کے بیباک مصنّف کے لگائے ہوئے داغ چند درم و دام سے ہٹ جائیں۔ تو یہہ درم و دام کیا چیز ہیں یہ ثواب عظیم آخر کو تنوں پر دوزخ کی آگ حرام کرنے والا اور بہشت بریں میں بٹھانے والا ہے۔ اور مال و دولت تو یہیں رہے جاویں گے۔

آخر پر ہم نہائت خوشی بھرے دل سے اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ یا آلہی اِس بالکل بے تعصب اور عادل اور ہمہ اوصاف مہربانانہ موصوف گورنمنٹ کو تا قیامت سلامت رکھ جس نے بھولے ہوئے مسلمانوں کو اپنی عطا کردہ آزادی سے فائدہ اُٹھانے اور اپنی شکر گزاری کا موقعہ دیا ہے۔ اور جس کے ہم پر اتنے احسان ہیں کہ بیان نہیں کئے جاتے۔ اور جسکے سایۂ عاطفت میں ہماری آبروئیں اور جانیں اور ہمارے مال و دولت بحفاظت تمام محفوظ ہیں۔ آمین ثم آمین ✣

راقم پبلک اور گورنمنٹ کا خیر خواہ ایک ذکی

اشاعت اسلام

حبل المتین کے ایک نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے جو خبر دی ہے کہ ترکوں نے ایک کمیٹی اشاعت اسلام کی غرض سے قائم کی ہے اور اسکو سلطان کی حمائت عنقریب حاصل ہوگی۔ ایک نہایت دلخوش کن خبر ہے۔ یہ سب سے پہلا موقع ہے۔ جبکہ مسلمان مشنری بطور ایک کمیٹی کے اپنے آپکو جمع کریں گے اور سلطنت اسلامی کے ماتحت رہکر مختلف ملکوں میں اشاعت اسلام کا مُقدّس فرض ادا کرینگے۔ جس کسی نے پروفیسر آرنلڈ کی کتاب "پریچنگ آف اسلام" (دعوتِ اسلام) پڑہی ہوگی۔ اسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ سابق میں داعیان اسلام کبھی اس طریقہ سے کسی ملک میں نہیں گئے کہ انکو کسی کمیٹی سے تعلق ہو۔ اور ان کا کوئی مقام ہیڈ کوارٹر ہو۔ اور کوئی اسلامی سلطنت انکی حامی اور نگہبان ہو۔ بہت سے سوداگر تھے جنہوں نے تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کا سفر کیا اور وعظ و نصیحت سے ان ملکوں کے باشندوں کو مسلمان کیا۔ بہت سے صوفی اور زاہد تھے جنہوں نے اپنی عملی زندگی اور اخلاقی قوت سے غیر قوموں کو تسخیر کیا۔ اور انکو حلقۂ اسلام میں داخل کیا۔ مگر یہ سب کوششیں قومی یا ملکی حیثیت سے نہیں تھیں۔ بلکہ بجائے اجتماعی ہونے کے وہ اکثر انفرادی سرگرمیاں تھیں۔ نہ وہ غیر قوموں کی زبان سیکھ کر اُن ملکوں میں گئے تھے۔ نہ اُن کے مذہب اور تاریخ اور لٹریچر سے واقف ہوکر اس کام کیلئے اُٹھے تھے۔ نہ ان کو کسی مشنری سوسائیٹی کیطرف سے تنخواہ ملتی تھی۔ مگر وہ خدا کے بندے باوجود اُن مشکلات کے کامیاب ہوئے اور اب بھی کامیاب ہوتے ہیں۔

مسیحی مشنوں نے ان مسلمان واعظوں کے سادہ زندگی اور پاکیزہ اخلاق اور پُر تاثیر وعظ اور مذہبی سرگرمی کی تعریف کی ہے۔ اور انکی کوششوں اور کامیابیوں کا بہی دل سے اقرار کیا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر وہ اب بھی اسی سرگرمی کے ساتھ کوشش کرینگے تو کامیاب نہ ہونگے۔ ہونگے اور ضرور ہونگے۔ اسلام کے اصول تمام مذہبوں سے زیادہ سیدھے سادے ہیں اور قابل عمل ہیں اور وہ تمام مذہبوں سے زیادہ تمدن کے موافق ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ جسطرح اسکو افریقہ کے جنگلوں اور بیابانوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسطرح یورپ۔ امریکا۔ اور آسٹریلیا میں نہ ہوگی۔ خاصکر اگر کوئی مشن اس سامان سے اُٹھے کہ اسکے ممبر عیسائی مشنریوں کی طرح غیر قوموں کی زبان اور مذہب سے واقف ہوں۔ اور اُن کی حمائت اور سرپرستی کوئی اسلامی سلطنت کرتی ہو۔ تو اس بات پر یقین کرنا چاہیئے کہ ہر ایک قوم میں اسلام کی روشنی پھیل سکیں گے۔

واعظ کیا کریں گے؟ اگر وہ اسلام کے سچے حامی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو ہونگے۔ اور عیسائی واعظوں کی طرح درہم و دینا کے غلام اور نفس کے بندے نہ ہونگے۔ تو وہ ہی کرینگے۔ جو قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ تم دنیا کی ایک بہترین قوم ہو۔ اور اسلئے پیدا کئے گئے ہو۔ کہ دنیا کی قوموں کو بُری باتوں سے روکو۔ اور انکو بھلائیوں پر مائل کرو۔ وہ اگر اپنے فرض سے واقف ہونگے جو دنیا کا فرض نہیں ہے۔ بلکہ خدا اور رسول کا فرض ہے تو اپنے فرض کو پورا کرنیکے لئے وہ دنیا کی مختلف قوموں کی زبانیں سیکھیں گے۔ اور انکی مذہبی کتابیں پڑہینگے۔ اور اپنے تئیں فصاحت اور بلاغت کے ہتھیاروں سے آراستہ نہیں کریں گے۔ بلکہ اخلاق محمدی اور اخوت اسلامی کا عُمدہ نمونہ بنکر دکھائیں گے۔ انکا فرض ہوگا کہ وہ مناظرہ کے وقت "وجادلہم بالتی ھی احسن" پر عمل کریں۔ انکا فرض ہوگا کہ وہ سب سے پہلے اپنے نفس کی کدورتوں اور عیّاریوں کو نکال باہر کریں جو آواز ان کے مونہہ سے نکلیگی وہ سب سے پہلے ان کے دل پر چوٹ کریگی۔ جو الفاظ انکی قلم سے ٹپکینگے وہ سب سے پہلے انکی ذات پر اثر کرینگے۔ اور اگر یہ نہیں ہوگا۔ اور وہ ایسے ہی واعظ ہونگے جیسے کہ اسوقت ہمارے ملک کی واعظ ہیں۔ اور جو وقت کی نبض کو اور زمانہ کے تیور کو نہیں پہچانتے اور جو ضرورت اور مصلحت کے دشمن ہیں اور جن پر ابن خلدون کا یہ مقولہ کہ "ہم ابعد الناس عن السیاسۃ" صادق آتا ہے تو وہ مسلمان ضرور ہونگے مگر اسلام کو بدنام کرنیوالے واعظ ضرور ہونگے مگر خود نصیحت سے بہاگنے والے۔ انسے اشاعت اسلام کی امید کرنا ایک خیال خام ہے۔ اور انکو بھیجنے سے نہ بھیجنا بہتر ہے۔

ہمارے ملک میں بہی ندوۃ العلماء کو یہ خیال پیدا ہوا تہا مگر جب تک دار العلوم اُن اصلی ضرورتوں کے موافق قائم نہ ہو جائیگی اسوقت تک یہ امید نہیں ہو سکتی کہ موجودہ واعظوں سے یہ اہم کام انجام پا سکتا ہے سب سے بڑی مشکل روپیہ کی ہے جو اس کام کیلئے ایک غیر محدود رقم درکار ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر اگر غور سے نظر ڈالیجائے تو انمیں اکثر ایسے ہیں

اسلامی دنیا

کا

ہفتہ

آخر ہفتہ جون میں عثمانیہ بینک سے مجلس انتظام قرض ٹرکی نے روس کو ۳ لاکھ پونڈ بقایا تاوان جنگ کی پہلی قسط کے طور پر ادا کرنے کا انتظام کیا ہے۔

سرسید میموریل فنڈ اس وقت تک ۵۰ ہزار کو پہنچ گیا ہے۔

موسیٹو کازموف ایک روسی اخبار کے کارسپانڈنٹ نے ٹرکش گورنمنٹ سے قسطنطنیہ سے ایک روسی اخبار جاری کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

ایک آسٹرین اخبار لکھتا ہے۔ کہ حضرت سلطان المعظم نے ۲ ہزار مربع میٹر ایک قطعہ اراضی یروشلم کے باہر شہنشاہ جرمنی کے واسطے خرید کیا ہے۔

اخبار صباح نے ایک واقعہ لکھا ہے جس سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترک سپاہی معرکہ تھسلی میں اپنی بہادری کی کس قدر وقعت رکھتا ہے۔ حال میں بتالیس کو نیا سے ریل پر جا رہی تھی۔ کہ ایک سپاہی اپنا سر اور چھاتی گاڑی سے باہر نکال کر سواد ملک کی سیر دیکھنے لگا۔ تمغہ چونکہ مضبوط نہ لگا تھا۔ چھاتی سے نکل کر باہر جا پڑا۔ سپاہی نے کچھ خیال نہ کیا۔ کہ گاڑی کس قدر تیز جا رہی تھی۔ فوراً دروازہ کھولا۔ اور بلا تامل کود پڑا۔ اُس کے ساتھیوں نے نشان دے کر گاڑی ٹھہرائی۔ اور سپاہی تمغہ لے کر پھر سوار ہو گیا۔

امیر بخارا۔ سینٹ پیٹرسبرگ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ قصر سرما میں بطور شاہی مہمان کے فروکش ہیں

اخبار اقدام نے ایک طویل مضمون زمانہ حال کے جنگ و جدل پر تہذیب و شائستگی کے اثر کے متعلق لکھا ہے۔ اخبار مذکور رقم طراز ہے۔ کہ زمانہ سابق میں فاتح جہاں تک ہو سکتا تھا۔ اپنی فتح سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ یعنے جس قدر ملک مفتوح کا ممکن ہو سکتا ملحق کر لیا کرتا تھا۔ قدماء ایران اور دیگر فاتح اقوام فتح ممالک ہی کا خیال رکھتی تھیں۔ گو تہذیب اب تک جنگ کو قطعی دنیا کے طبقہ سے متروک کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے۔ تاہم اس کی بدولت مفتوح پر جو بُرے اثر پڑتے ہیں۔ اُن کو اُس نے حتی الامکان کم کر دیا ہے۔ تحصیل ملک اب عام قاعدہ نہیں۔ بلکہ استثنا رہ گئی ہے۔ دشمنی صرف افواج تک ہی محدود رہتی ہے۔ اور جن علاقوں پر حملہ ہو وہاں کی رعایا کے حقوق کی قانون بین الاقوام سے حفاظت اور عزت کی جاتی ہے۔ فاتح صرف ایک تاوان جنگ پر ہی قناعت کرتا ہے۔ اور اوس کی ادائے گی پر ملک منصرفہ خالی کر دیتا ہے۔ غرض یہہ تہذیب و شائستگی کا کمال ہے۔ اور حضرت سلطان المعظم کی گورنمنٹ نے سب سے پہلی مرتبہ نہائت شان دار طور پر اس پالیسی کی تعمیل کی ہے۔ خلو تھسلی تاریخ عالم میں ایک نئے زمانہ کا مبدا ہے۔ جس سے ٹرکی کی اعلیٰ درجہ کی شان دار انسانیت اور اعتدال و نرمی کی مثال ظاہر ہوتی ہے۔ کسی فاتح قوم کا ایک وسیع علاقہ ملک کو بلا کسی تشنیع سے واقعہ کے اور قرار یافتہ شرائط کے بالکل مطابق چھوڑ دینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ مگر اس کا سر انجام صرف ... ... کی توضیح ٹرکی کی کہاں تک مکمل ہے۔ اور اس ملک کی گورنمنٹ معاہدوں کی کہاں تک عزت اور اُن کا پاس کرتی ہے۔

رائیٹر مظہر ہے کہ دول یوروپ نے اپنے امیران بحر متعینہ کریٹ کو ہدائت کی ہے۔ کہ وہ باغیان کریٹ کی مجلس سے سفیروں کے ذریعہ اندرون جزیرہ کے انتظام کے متعلق تصفیہ کرلیں۔ ۲۱۔ جون کو باب عالی نے لنڈن۔ پیرس سینٹ پیٹرسبرگ اور روم میں اپنے سفراء کی معرفت باب عالی کے مشورہ بغیر کریٹ والوں سے کسی قسم کے انتظام کا تصفیہ کرنے کی نسبت تردید کی ہے۔ اس تجویز کی خبر اب تک باضابطہ طور باب عالی کو دول یوروپ کی طرف سے نہیں کی گئی۔

ریورنڈ ہوگیبن نے حال میں علاقہ جات بلقان کی بائیسکل پر سیر کی ہے۔ انہوں نے اپنی سیر و سیاحت کے حالات نہائت عمدہ طور پر رسالہ "سکاٹش جیوگرفیکل میگزین" میں شائع کرلئے ہیں۔ ترکوں کی نسبت جو پادری صاحب نے جو کچھ رائے دی ہے۔ وہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ چنانچہ یہہ لکھتے ہیں۔

"میرا اپنا تجربہ تمام حصص سلطنت میں تمام بڑے بڑے مستند سیاحوں اور اہل الرائے سے متفق ہے۔ یعنے یہہ کہ عام طور پر ترک خواہ دہقان یا سپاہی ایسے لوگ ہیں۔ جن کی بہت سی صفات حسنہ اور اخلاق حمیدہ یعنے دیانت داری۔ اتقار حیادداری۔ اور بہادری کے واسطے آپ اُن کی عزت کرنے کے واسطے مجبور ہیں۔" تو پھر اس قدر خرابیوں اور بے اعتدالیوں کی کیا وجہہ ہے۔ جن کا شور اکثر برپا ہو جاتا ہے۔ سیاح خود ہی اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ "نہ تو اس کی موجب ترکوں کی نسل ہے۔ نہ طریق گورنمنٹ۔ بلکہ مقام سلطنت اس کی وجہہ ہے۔ سخت خراب اور ذلیل بائیز نطائن تہذیب کے ... اُن میں بطور فرمانرواؤں

کے اثر کرلیا ہے۔ جس کو انہوں نے ۱۸۵۳ء میں خارج کردیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یک امر قابل غور ہے۔ کہ ترکوں میں ادنے و اعلےٰ مثل سابق ابتک جسمانی۔ اخلاقی اور معاشرتی تمام پہلوؤں سے قابل تعریف ہے یا جائے غور ہے۔ کہ ایک پادری خود ہی سلطنت عثمانیہ کی تمام خرابیوں اور عیوب کا باعث یونانی عیسائیت کو قرار دیتا ہے۔

پیرس کی خبر ہے۔ کہ عثمانی سفیر منیر بے نے رخصت لی ہے۔ اور قسطنطنیہ آنے ہیں۔

ٹرکش گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ایران سے جو غلہ دان میں لایاجائے۔ اُس پر کوئی محصول نہ لیا جائے۔ وان میں اس سال فصل نہیں ہوئی۔

منٹی نیگرو کے پرنس نکولس نے حضور سلطان المعظم کی خدمت میں شکریہ ادا کیا ہے کہ علاقہ برین میں اس قدر مستعدی سے کامل طور پر امن قائم ہوگیا ہے۔

جنرل سعادالدین پاشا نے حال میں گورنمنٹ ترک میں تعلیم عامہ اور سلطنت کے صوبہ جات یوروپین میں قیام امن کے متعلق ایک تجویز پیش کی ہے۔ یہہ تجویز فی الحال باب عالی کے زیر غور ہے۔

غریب بچوں کے واسطے حضور سلطان المعظم کے حکم سے شِشلی میں جو ہسپتال تعمیر ہو رہا ہے۔ اُس کے واسطے ڈاکٹر اور افسران منتظم مقرر ہو گئے ہیں۔

اس سال ۲۵۔ ارمنی طلباء مختلف مدارس میں سلطنت کی طرف سے داخل کئے گئے۔

امام الزمان کے ہم نشین!

مبارک ہیں جنہوں نے قادیاں میں گھر بنایا ہے۔
جوار مہدی مسعود میں ڈیرا لگایا ہے
خدا کے فضل سے کیسے ہیں بخت رسا اُن کے
کہ مقبول الٰہی نے جنہیں خود واں بسایا ہے
مزے لیتے ہیں وہ دن رات دیدار مسیحا کے
وہ اُس کے موُنہہ سے سنتے ہیں خدا نے جو سنایا ہے
سما سے آج کل لیتا ہے وہ اسرار قرآں کو
وہی انوار قرآنی کے دکھلانے کو آیا ہے۔
سعادت مند ہیں وہ لوگ جو قدموں میں لیٹے ہیں
جنہوں نے چھوڑ کر گھر بار دل اس سے لگایا ہے
چمن آراستہ ہونے ہیں کیا کیا گلشن دیں کے
نہالان چمن نے واں پہ کیا جوبن دکھایا ہے
مسیحا کی کہیں تقریر کے واں پھول جھڑتے ہیں
کہیں پر درس قرآں کے لئے دامن بچھایا ہے
شگوفہ کاریاں شاخ قلم کی بھی ہویدا ہیں
کہ تحریروں کی رنگینی نے عالم کو سجایا ہے
مسیحائے زمانہ کی یہ ساری آبیاری ہے
خدا نے باغ احمدؑ کا جسے مالی بنایا ہے
خدایا بارور اُس کی دعا سے گلشن دیں ہو
ثمر لاوے ہر اک پودا کہ جو اُس نے لگایا ہے

خطبہ

جو
مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۸ء کے جمعہ میں پڑھا۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد قال رسول اللہ صلعم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہاجر ما نہی اللہ عنہ۔

یعنے مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے۔ جو منہیات اللہ سے ہجرت کرے۔ یہہ بات حضورؐ کی ایسی پیاری اور پوری ہے۔ جس کے بعد کسی دوسری بات کی کم ضرورت رہتی ہے۔ مسلم کے معنے ہیں۔ سر تسلیم خم کرنے والا۔ بھلا یہہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو سچے دل سے اللہ تعالے کے حضور اپنا سر رکھ دے۔ پھر اوس کی طبیعت میں کسی قسم کی شوخی اور شرارت کا مادہ رہ جاوے؟ ممکن نہیں۔ مسلمان کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ مخلوق الٰہی سے ہمدردی اور نیکی کرتا ہے۔ دیکھو سب سے بڑے راستباز اور سچے مسلمان جو اسلام کا سچا نمونہ ہاں ایک زندہ مثال تھے۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت ہے۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بھلائی میں اس قدر مصائب اور تکالیف اُٹھائے کہ جن کے خیال سے بھی روح کانپتی ہے۔ لوگوں نے ہاں اُن نادانوں نے جن کی بھلائی اور خیرخواہی کے لئے وہ مصائب اُٹھاتے تھے۔ اُن کو کیا کیا دُکھ دیئے۔ جھوٹا اور کذاب کہا۔ اور کیا کیا نام رکھے۔ مگر کیا اونہوں نے اس خیال پر کہ وہ ستاتے اور دُکھ دیتے ہیں۔ خفا ہو کر اُن کی خیر خواہی کا خیال چھوڑ دیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ نیکی اور خیر خواہی کا اظہار کیا۔ پس یاد رکھو کہ اسلام کے سچے اور پاک نمونے یہی لوگ تھے۔ سب سے بڑھ کر ہمدرد انسان اور خیر خواہ بنی نوع لبشر جو ذات پاک تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا۔ جنہوں نے اپنے اُٹھنے بیٹھنے کو اللہ ہی کے لئے بنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالے نے فرمایا۔ کہ یہہ میری رحمت ہے۔ کہ تو ایسا نرم خو ہے۔ کہ کوئی تجھ سے بھگتا نہیں۔ کیونکہ اُس کو یہہ اندیشہ نہیں۔ کہ یہہ ستائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب تو نرم ہوگیا۔ اس سے فائدہ یہہ

ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہہ سمجھانا مقصود ہے۔ کہ اگر رسول تمہارے کاموں پر خوردہ گیری اور نکتہ چینی کرتا۔ تو سخت مشکل ہوتی۔ اسی لئے وہ پردہ پوش ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ لے رسول اگر تو پردہ پوش نہ ہوتا۔ تو تیرے پاس کوئی نہ آتا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بیان کرنے کے یہ غرض معلوم ہوتی ہے۔ کہ تا معلوم ہو۔ کہ حقیقی مسلمان بلکہ مسلمانوں کا سرتاج کیسا نرم خو اور کسی کو برا نہ جاننے والا تھا۔ پس مسلمانوں کو اوسی سچے اور حقیقی نمونہ سے سبق لینا چاہیئے۔ اور اُسی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرے دل میں بارہا یہہ خیال آیا۔ اور مینے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے احباب کے زمرہ میں اس امر کو پیش کیا۔ اور آج میں اُس کو علے الاعلان کہتا ہوں۔ کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جاوے۔ جس کے ممبر عملی طور پر اس اصول پر قائم ہو جاویں۔ کہ پس پشت اپنے کسی بھائی کی نسبت کبھی کلمۃ الخیر کے سوا کچھہ نہ کہیں۔ میں کسی قسم کی ظاہرداری یا تکلف کی راہ سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو اندرونی نیتوں کے حالات کو جانتا ہے۔ اُس کو خوب معلوم ہے۔ کہ بالکل سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ مولوی نور الدین پر فضل اور رحم کرے۔ مینے پندرہ بیس سال کے اندر جب سے کہ میں اُن کے پاس بیٹھتا اور ملتا ہوں۔ مینے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ اس شخص نے کسی کی پس پشت بجز کلمہ خیر کے کہا ہو۔ مینے اُس کی اس عادت اور حالت کو دیکھ کر سچی توبہ کی۔ اور آپ دعا کریں۔ کہ میں اس پر قائم رہوں۔ یہہ بات مینے اس لئے کہی ہے۔ کہ میری دلی آرزو ہے۔ کہ ہماری جماعت ایک پاک نمونہ بن جاوے۔ جس کی آرزو پاک امام کو ہے۔

مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور کامل نمونہ کو ابھی بیان کیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کا کمال فضل ہے۔ جس کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ اور آج بھی کہتا ہوں کہ جس شخص کے پاس میں آج بیٹھا ہوں۔ یعنے جناب مرزا صاحب جو اس زمانہ کا امام ہے۔

مینے واقعی اُن کو آج وہی نمونہ پایا۔ جو تیرہ سو برس پہلے دنیا پر ظاہر ہوا تھا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہماری ذاتی خوبی اور نیکی پر بات آجاوے۔ تو ایک دن بھی اُس کے پاس نہ رہ سکیں۔ اُس کے پاس رہنے سے ہمارا کوئی احسان اُس پر نہیں بلکہ محض اُس کی پردہ پوشی اور خلق اور احسان اسی شخص کا ہے۔ فطرت نے میری طبیعت کو عجیب ٹٹولنے والی اور تاڑنے والی بنایا ہے۔ میں کسی اور کا ذکر نہیں کرتا۔ میں اپنے اوپر اس قدر احسان پاتا ہوں۔ کہ میں اُن کو گن بھی نہیں سکتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو فرمایا۔ کہ تجھے نرم خو بنایا ہے۔ اس ہمارے مولیٰ و مرشد کی نسبت بھی براہین احمدیہ میں یہی فرمایا کہ تو بڑا نرم دل ہے۔ مسیح اگر یہ بھی نکتہ چینی کرنیوالا ہوتا۔ تو کوئی اُس کے پاس نہ آتا۔ ہمارے احباب اور دوستوں کے لئے جہاں یہ ایک خوشی کا مقام ہے۔ وہاں اُن پر اتمام حجت بھی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس امام کو ایسا پردہ پوش اور حیا پرور بنایا ہے۔ پس ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ اسی زندہ اور پاک نمونہ سے فائدہ اٹھایئں۔ اور اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کریں۔ جس طرح امام ہمارے ساتھ پیش آتا ہے اُسی طرح ہم اپنے احباب کے ساتھ پیش آویں۔ یاد رکھو کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچ رہیں۔

میں یہ بھی آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (پ ۲ ع ۱۲)۔ یعنے اللہ تعالیٰ کو پیارے وہی ہیں جو روح کو پاک کرتے ہیں اور جسموں کو بھی صاف کرتے ہیں۔ مینے یہ آیت اس لئے پڑھی ہے کہ ہمارے احباب سن لیں اور نہ صرف سن لیں بلکہ خوب یاد رکھیں کہ ہر ایک بات کے قواعد اور ادب ہوتے ہیں حکام کے سامنے جانے میں کس قدر ادب اور قواعد کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ مسجد خدا کا دربار ہے اور اس کے بھی ادب اور قواعد ہیں جو ان قواعد کا لحاظ نہیں رکھتا وہ گستاخ ہے۔ دیکھو جمعہ کے لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرو۔ کپڑے بدلو اور خوشبو لگاؤ۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ اس میں کیا کیا راز اور حکمتیں ہوں گی۔ مگر بظاہر یہہ بات تو عام ہے کہ جب کہ ایک مکان میں اس قدر آدمی اکٹھے ہوتے ہیں۔ اون کے تنفس سے بدبو پھیل جانیکا سخت احتمال ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری اور واجب التعمیل ہے کہ جمعہ کے روز بدن خوب صاف کیا جاوے۔ اور صاف اور ستھرے کپڑے پہنے جاویں۔ اگر کوئی آدمی غریب ہو تو کیا وہ صابون سے بھی آٹھویں دن کپڑے صاف نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی عظمت کرو۔ اور خوب یاد رکھو کہ جس طرح خدا روح کی صفائی چاہتا ہے۔ اُسی طرح جسم کی صفائی چاہتا ہے۔ ایک مثل مشہور ہے کہ "طہارت جسم خدا پرستی سے دوسرے درجہ پر ہے"۔ بس سمجھتا ہوں۔ آپ لوگ آئندہ ان باتوں کی رعایت رکھیں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی عزت کریں گے۔ خدا تعالےٰ مجھے اور آپ کو ان باتوں کی توفیق دے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مفت را چہ گفت

جنتری و ڈائری اردو ۱۸۹۹ء کی تیار ہو گئی ہے۔ جو درخواست آنے پر مفت ارسال خدمت ہو گی۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو تحریر کریں۔

بنام دوارکا ناتھ کمپنی لاہور

محمد حسین بطالوی

وفات مسیح کا قائل ہوا

جادو وہ ہے جو سر چڑھ بولے۔
(ضرب المثل)

ہمارے ناظرین بہ ظاہر عنوان مندرجہ کو دیکھ کر حیران ہوں گے۔ مگر اون کی حیرانگی چند ہی منٹوں کے بعد دور ہو جاوے گی۔ جب وہ بہ نظر غور مندرجہ ذیل سطور کو پڑھیں گے۔ تو اُن کو معلوم ہوگا۔ کہ بٹالوی صاحب دراصل اب تک یوں ہی گلا پھاڑ پھاڑ کر حیات مسیح کا شور مچا رہے تھے۔ اب ہم ذیل میں اُن کے اس اعتقاد کو اون کی ہی تحریر سے ثابت کرتے ہیں۔ ناظرین ذرا غور سے پڑھیں۔

بٹالوی صاحب نے جو خطبہ دھرم مہوتسو کی تقریر کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اوس کے صفحہ ۲۳۱ کے حاشیہ میں جو حدیث **لوکان موسی حیًا الی الاخرہ**۔ پر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

"بعض روایات میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر بھی آیا ہے۔ جس سے اس زمانہ کے جھوٹے مدعی علم لدنی حضرت عیسیٰؑ کی موت نکال کر ....

..... ان کے خیال کا ابطال یہہ ہے۔ کہ اگر وہ روایت صحیح ہے۔ تو اوس کے معنے یہہ ہیں۔ کہ اگر حضرت عیسیٰ اس دنیا میں اور بہیئت زمین پر بہ حیات متعارف دنیوی (جس میں کھانا پینا وغیرہ لوازم پائے جاتے ہیں) زندہ ہوتے۔ تو وہ میرا اتباع کرتے۔ اس معنے سے حضرت مسیح کی اس حیات کی جو آسمان پر ہے۔ نفی نہیں ہوتی۔"

اس تحریر میں بٹالوی صاحب پر حیات مسیح ثابت کرتے کرتے خود موت وارد ہوگی۔ جب وہ اس کی اصلیت پر غور کرے گا۔ تو اپنی معمولی چالاکی اور تیزی سے اوس نے **لوکان موسیٰ و عیسیٰ ؑ حیین**۔ والی روایت کو عام لوگوں کی نظروں میں کم زور کرنے کے لئے "اگر وہ **روایت صحیح ہے**" کہہ کر شروع کیا ہے۔ اگر یہ روایت غلط ہوتی تو بٹالوی صاحب خوب لمبی چوڑی بحث اس کی تغلیط پر لکھتے۔ لیکن چونکہ وہ روایت تو صحیح تھی۔ اب اوس کی تاویل میں ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے۔ اور حسب مخوائے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی" رکیک اور بارد توجیہوں سے ٹالنا چاہا مگر خود ہی ایسی لپیٹ میں آئے۔ کہ حضرت **مسیح کی وفات** کا اقرار کرنا پڑا۔

چنانچہ ہم ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ذرا شیخ بٹالوی کے اون فقرات پر غور کریں۔ جو خط کشیدہ ہیں۔ اس میں شیخ بطال نے بجائے خود اس امر کی صراحت کر دی ہے۔ کہ حیات متعارف اور **حیات آسمانی** میں ایک فرق ہے۔ کیونکہ بہ قول اُن کے جو لاریب قرآن کریم کی منشاء (کہ **ما جعلناہم جسدًا لا یاکلون الطعام**۔ الآیۃ پ۱۷) کے موافق ہے۔ حیات دنیوی اکل و شرب وغیرہ لوازمات کو مستلزم ہے۔ اور اب آسمان پر یہہ لوازم اون کی حیات کو حاصل نہیں۔ کیونکہ یہہ لفظ کہ "حضرت مسیحؑ کی اس حیات کی جو آسمان پر ہے" صریح مبائن فقرہ اولی کے ہیں۔ اور یہی اصل امر جو زیر بحث ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے ہے۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام آسمان پر بہ جسد عنصری (جو مستلزم لوازمات بشریہ مثل اکل و شرب وغیرہ کے ہے) موجود ہیں۔ جس کا جواب یہ دنی الطبع ملّا نہیں دیتے۔ اور جیسا پچھلے نمبر میں ناظرین کو معلوم ہے۔ محمد حسین خود بھی فتح گڑھ کے مباحثہ اتفاقیہ میں نہیں دے سکا۔ مگر اب اس جگہ اُسے بہ جز اعتراف چارہ ہی نہیں۔ اور ایسا صاف طور پر ممات مسیح کا اعتراف کیا۔ کہ عین ہمارا مذہب بیان کر دیا۔ ہم بھی مسیح علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں۔ مگر اس زندگی کو ویسی ہی زندگی سمجھتے ہیں۔ جو اور انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہے۔ اور جو حیات متعارف دنیوی نہیں۔ پس اب شیخ بطال اس جھگڑے اور قضیئے کو چھوڑ دے۔ اور ہٹ نہ کرے۔ وہ خود اعتراف وفات مسیح کر چکا۔ ہاں اگر اس پر بھی رکیک تاویلات سے اس فقرے کی من گھڑت توجیہیں کرے گا۔ تو اُس کو ہم پبلک کے فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ اور پھر ناظرین سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہم کو بہ ذریعہ اپنی تحریروں کے اطلاع دیں۔ کہ کیا محمد حسین کی منقولہ فقرات سے یہہ مراد نہیں۔ کہ حیات متعارف دنیوی اور آسمانی میں فرق ہے؟

اور مسیح علیہ السلام کی آسمانی حیات لوازم بشریہ نہیں رکھتی؟

پس جب یہہ ثابت ہو چکا۔ تو جسم عنصری سے آسمان پر ہونا بہ درجہ اولی باطل ہو چکا۔ اب میاں محمد حسین ذرا سوچ سمجھ کر قلم اٹھائیں۔ اور بتلائیں۔ کہ کیا اب بھی اُن کا **مصنوعی خدا** یا ہم سر خدا (معاذ اللہ) فوت ہوا یا نہیں؟ آخر میں ہم اس مضمون کو اوس **خطاب** پر ختم کرتے ہیں۔ جو امام الزمان نے اس مُلّا سے ایک موقع پر کیا ہے۔ ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
وہ نہیں باہر رہا اموات سے۔ ہو گیا ثابت یہ تیسں آیات سے
کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں۔ یہ تو قرآں نے بھی فرمایا نہیں
کیا یہی توحید حق کا راز تھا۔ جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا
مولوی صاحب کیا یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر — نہ رہے کوئی لا ولد مضطر — اعنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر — لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ معہ قیمت کے عام کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہو - دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالبو اولاد کے آرزومندو یہہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فیض خداداد کی منادی ہے عام مبارکباد ہے

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرت سر

اظہار بشارت ثر

ناظرین یہ وقت طرز اشتہار و اسنادیں شناسی کا حقیقت اطمینان کر سکتے ہیں - اور گنہم کا جو فروش اشتہار یہ لوٹے جو نظیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں یہاں خیر خواہی عام اور راست بازی سے کام ہے - مرد میدان بنکر آئیں شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں -

اس خادم اہل اسلام کو ۳۱ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ حیات ہونا و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں - اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا - مگر سے خدا پنج انگشت یکساں نکرد - بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں - بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے - کہ ادویہ تو دی ہونگی - مگر نمبر اول (۱) کم مقدور دال صرف خرچ منگا لیں - اور (۲) تونگر عہدہ والا خرچ دو چند سے دوائیں لیجائیں - اور دلی مراد پائیں - (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید و تسلی لے - اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے - بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لیجائے - (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھدے - یہ شرطیہ پیدائش نرینہ بر میعاد معینہ ادا کرے - ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے - (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھدیں - بہ شرطہ کامیابی بندہ پائے - ورنہ واپس لیں (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو پہلے شرطیہ لکھالیں - وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو - ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول - فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی - شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہارات کی بنیاد ڈھادی - اگر علاج میں شک ہو - تحقیق کرلو - مراد پانے پر دنیا کس کو گراں ہے - فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے جو گھر اس لعل سے منور نہیں ویرانہ خراب ہے گھر نہیں - وہ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں - گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں - کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے - جن ایو بین نے زندگی دوبارہ پائی - اور جنکی دلی مراد بر آئی - ملاحظہ فرمائیے - تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے - طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز ٹکٹ محفہ ذریعہ سے واضح ہوگا - والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں -

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عـ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	نقوہ	عگ	۲۸	نل اترنا	صہ
۱	جسکا حمل گر جاوے	عہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عگ	۲۹	طول و عرض و عمق کو زائد	صہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہ	۱۲	سرعت	عگ	۲۱	ناسور	عگ	۳۰	خضاب سالانہ	عگ
۴	کمزوری	٥عـ	۱۳	جریان	عگ	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	عگ
۵	مرگی	صہ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادہرنگ	٥عـ	۳۲	تسہیل ولادت	عگ
۶	تپ دق	٥عـ	۱۵	گنٹھیا	عگ	۲۴	ضیق النفس	٥عـ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عگ
۷	جسکے اولاد چھوٹی مر جاوے	صہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لیپھہ	صہ	۳۴	تیجا - چوتھیا - روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عگ	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عگ	۱۸	سبل	عگ	۲۷	آتشک گل بدن	٥عـ	۳۶	سرسام	عگ

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کرموں ۴۴۴۴۴۴۴۴۴ ثر

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور روسائے کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور پنجاب -

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالتخصیص مفصلہ ذیل امراض کیلئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی کا جانا - دھند - سوزش چشم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی سطح کا زخم اور اسمیں سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے - اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - سانگی صاحب [illegible] ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اُتم دیوی بعمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑہ سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ہشتمر دانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب پروفیسر میا سنگھ

شاید آپکو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپسے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا - جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولا مل کی آنکھ میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پتلی پر پھیلے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے اور مریض دعا گو ہے - بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے - کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو - اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں - کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنائت فرمادیں

راقم - ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ -

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیپٹ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض خالق محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان - ۶ مارچ ۱۹۰۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک تاریخ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا -

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر شایع کیا گیا -